انشائے اُردو: تدوّین متن

ڈاکٹر شفیق انجم*

Abstract:

"Insha e Urdu" is rare book of molvi karim ul din.Molvi karim ul din was a well known urdu writer of nineteenth century.His books "karim ul lughaat" and tazkra "tabqaat ul shoara e hind" earned a great importance in urdu history.He also wrote many other books but unfortunately non is available.In this article introduced and edited one of his important and rare book.It wat written in 1863 and published in 1874.

'انشائے اُردو' مولوی کریم الدین کی ایک اہم تصنیف ہے۔اس کتاب پر راقم کا ایک مضمون 'تخلیقی ادب۔۷، نمل اسلام آباد میں شائع ہوا ،جس میں تعارف کے ساتھ متن کی عکسی نقل بھی فراہم کی گئی ۔ یہاں اس کی تدوینی صورت چند دیگر وضاحتوں کے ساتھ پیش ہے۔مولوی کریم الدین کی تصانیف وتالیفات میں 'انشائے اُردو' کا نام موجود ہے لیکن کہیں بھی اس کے متن کے حوالے سے تفاصیل درج نہیں۔غالباًاس کی بنیادی وجہ کتاب کی عدم دستیابی رہی۔مندرجات کے اعتبار سے دیکھا جائے تو مولوی کریم الدین کی یہ تصنیف ان کی دیگر کئی کتابوں سے زیادہ اہم اور لائقِ تذکرہ ہے۔انیسویں صدی کے نصف آخر میں لکھی گئی یہ اُردو کی ایک منفرد تصنیف ہے ،جس میں خط ، درخواست، حکم نامہ، اطلاع نامہ، اشتہار، ودیعت نامہ، بیع نامہ، اجارہ نامہ، کرایہ نامہ، تمسک ، دستک ، وقف نامہ، قول قرار نامہ، قبولیت نامہ، رسید اور وصیت نامہ وغیرہ لکھنے کا مروج طریقہ نمونوں کے ساتھ بتایا گیا ہے۔کتاب میں دیئے گئے مختصر تعارفی نوٹ کے مطابق مصنف نے یہ کتاب کپتان فلر بہادر ڈائریکٹر پبلک انسٹرکشن ممالک پنجاب

* اُستاد شعبہ اُردو، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد

کے حکم پر ۱۸۶۳ء میں لکھی۔ یہ وہ زمانہ ہے جب سر سید اردو جیسی کج مج زبان کو قابل بنانے کے لیے ابھی آمادۂ پیکار نہ ہوئے تھے اور نہ پنجاب میں ''انجمن اشاعت مطالب مفیدۂ پنجاب'' کی بنیاد پڑی تھی۔ ''انشائے اردو'' کی اہمیت اس حوالے سے بھی مدنظر رہے کہ اس میں پیش کی گئی نمونے کی تحریریں دفتری مراسلت اور تکنیکی امور سے متعلق ہونے کے باوجود بہت سلیس، واضح اور رواں دواں ہیں۔ نجی اور ذاتی خطوط کے نمونے تو اور بھی زیادہ سہل ہیں۔ مجموعی طور پر یہ کتاب اردو کی فنی نثر کا ایک بہترین نمونہ ہے اور میرے خیال میں اسے اردو کی پہلی دفتری و فنی نثر کی کتاب ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔

انشائے اُردو کی تالیف کا مقصد مصنف نے اپنے دیباچے میں بیان کیا ہے اور وہ یہ کہ اس کتاب کے ذریعے سے عوام الناس کو اس طور طریقے سے آگاہ کرنا مقصود ہے جو فی زمانہ خطوط لکھنے یا معاملات دنیاوی اور دفاتر سرکاری میں مراسلت کے لیے رائج ہے۔ اس طور طریقے کے لیے مصنف کے ہاں ستائش کے اشارے نمایاں ہیں اور بین السطور اس حقیقت کا اعتراف بھی کہ یہ نیا طریق ہمارے ہاں انگریز سرکار کی دین ہے۔ واضح نظر آتا ہے کہ مراسلت کے یہ نئے انداز ابھی مقبول عام نہیں ہوئے اور بہت سے لوگ ایسے بھی ہیں جو ہنوز قدیم طرز کو محبوب رکھتے ہیں چنانچہ مصنف نے زور دے کر یہ واضح کیا ہے کہ 'پرانی انشا کا اتباع نہ کرنا چاہیے۔' اس رائے کا اظہار 'منشی کے نام' خط میں بھی ملتا ہے۔ اگرچہ یہ نمونے کا خط ہے لیکن بات ہی بات میں مولوی کریم الدین کی پسند و ناپسند بول رہی ہے۔ یہاں وہ بھرپور انداز میں قدیم طرز کی بجائے نئے اندازِ نگارش کی وکالت کرتے اور اس کو نافع قرار دیتے نظر آتے ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ اس خط میں دانایانِ فرنگ کے لیے تعریف و توصیف بھی ہے کہ جن کی بدولت اس اچھے طریق سے واقفیت حاصل ہوئی۔ عبارت ملاحظہ ہو:

> ''بندہ نے سنا کہ آپ طریق تحریر فارسی کا زیادہ پسند فرماتے ہیں سو منشی صاحب عرض یہ ہے کہ اگلے زمانے میں تحریر خط کا اور تھا۔ بڑے بڑے القاب و آداب اور مکرر سہ کرر عبارتیں اور مترادف الفاظ تصور کرتے تھے۔ اس زمانہ میں ایسی عبارتیں لکھنے میں معیوب ہیں اور یہ بات قریب عقل کے ہے کہ جہاں تک ہو سکے خطوط میں ایسی عبارت حاوی کل مضمون کو ہو لکھنی چاہیے اور بڑا القاب لکھنے سے کیا فائدہ ہے سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ کاتب کی لفاظی ثابت ہو اور مکتوب الیہ میں غرور پیدا کرے۔ صد رحمت دانایان فرنگ کو انھوں نے انشا میں بھی اچھا طریق رکھا ہے اگر آپ بھی انگریزی چٹھی پڑھ سکیں اور اس قوم کی انشا کا طریق ملاحظہ فرمائیں تو آپ کی رائے میری رائے سے متفق ہو جائے۔ منشی صاحب میری غرض یہ نہیں ہے کہ انشا اردو نافع ہو انگریزی کے بلکہ الفاظ مختصر واسطے القاب کے مقرر کر لینے بلحاظ اختصار عبارت اور آسانی تحریر کے مفید ہیں۔''

اس عبارت سے قدیم اندازِ تحریر کے نقائص اور نئے اندازِ تحریر کے خصائص مرتب کیے جا سکتے ہیں۔ مولوی کریم الدین کے نزدیک پرانا طریقۂ تحریر اس لیے مفید نہیں کہ:

- اس میں بڑے بڑے القاب وآداب ہیں۔
- مکرر سہ کرر عبارتیں ہیں۔
- مترادف الفاظ کی بھرمار ہے۔
- لفاظی کا غلبہ ہے۔
- حاصل یہ کہ کاتب کی لفاظی ثابت ہو اور مکتوب الیہ میں غرور پیدا ہو۔

اس کے برعکس نئے اندازِ تحریر میں یہ تکلفات نہیں۔ بلکہ اس کی خوبیاں یہ ہیں:

- اختصارِ عبارت
- آسان زبان
- ادائے مضمون

ان خصائص کو مولوی کریم الدین نے عرائض نویسی کے باب میں بھی اشارتاً بیان کیا ہے۔ لکھتے ہیں:

''بہت آسان، پُر از مطلب، مختصر عبارت مدلل لکھے۔''

اپنے اس نقطۂ نظر کو مصنف نے کتاب میں اول تا آخر ملحوظ رکھا ہے اور نمونے کے طور پر پیش کردہ عبارتیں اس طرح ترتیب دی ہیں کہ درج بالا خصائص سطر سطر میں اپنا اظہار پائیں۔ بہت واضح ہے کہ مولوی کریم الدین نے اس کتاب میں انشا کے محض مروج نمونوں پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ ان کی بہترین اور جدید تر صورتوں کو اوّلیت دی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ نمونے آج بھی قابلِ استفادہ ہیں۔

انشائے اُردو میں کہیں کہیں مولوی کریم الدین کی نفسیات، سوچ اور مزاج کی طرف بھی اشارے نکلتے ہیں۔ خصوصاً خطوط میں وہ بہت کُھلے ہیں۔ ان مکاتیب میں ایک ایسے شخص کی تصویر واضح طور پر ابھرتی دکھائی دیتی ہے جو جدید ذہنی رویوں کا حامل ہے۔ جدید علوم کی طرف رغبت، نئے طور طریقوں سے آگاہی اور قبولیت، قدامت سے بیزاری، قوم کے لیے دردمندی اور ان کی تنزلی پر رنج۔۔۔ اس شخص کے شناختی پہلو ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ حلیم طبعی، رواداری، شرافت و نیک طینتی اس کے اخلاق کا حصہ ہیں اور ان کا درس وہ دوسروں کو بھی دیتا ہے۔ یہ شخص اعلیٰ پائے کا مدرس، مصلح اور ماہر علوم متداولہ ہے۔ اس کے دل میں انگریز سرکار کے لیے عقیدت اور احسان مندی کے جذبات بھی ہیں اور ان کے ترقی یافتہ طور طریقوں پر رشک کرنے اور تقلید کرنے سے بھی اسے عار نہیں۔ حالات و ماحول کا

رمز آشنا اور بالغ نظر شخص ...... خطوط کے بغور مطالعے کے بعد بہت یقین کے ساتھ یہ دعویٰ کیا جا سکتا ہے کہ یہ شخص مولوی کریم الدین خود ہیں اور اگر یہ کہا جائے کہ یہ نمونے کے خطوط کم اور 'مکاتیب مولوی کریم الدین' زیادہ ہیں تو کچھ غلط نہ ہوگا۔ باپ کی طرف سے بیٹے کے نام، چھوٹے بھائی کے نام، بیٹی کے نام، سیّد کے نام، خان صاحب کے نام، مغل کے نام، منشی کے نام اور پنڈت کے نام خطوط اس سلسلے میں بطور سند پیش ہیں۔

انشائے اردو عہد غالب و سرسید میں دبستان پنجاب کی اردو نثر کا ایک اہم حوالہ ہے۔ اس میں زبان کی سادگی، سلاست اور سلیقے کا انداز، اس دور میں لاہور میں پرورش پاتے نئے لسانی شعور کا آئینہ دار ہے۔ فارسیت سے مبرا، گنگا جمنی روزمرہ ومحاورے سے ممتاز؛ پنجاب کی سرزمین کے ذائقے لیے، نجی، سرکاری و دفتری مراسلت کے یہ نمونے اپنی الگ شناخت رکھتے ہیں۔ مولوی کریم الدین نے ان میں ادائے مطلب کے ساتھ یک گونہ لذت بھی بھر دی ہے۔ 'سیّد صاحب کے نام' خط کی ایک عبارت ملاحظہ ہو:

''بعد سلام و اظہار اشتیاق کے واضح رائے عالی ہو۔ آپ نے بندہ سے قرعہ طلب فرمایا تھا سو التماس یہ ہے کہ قرعہ بنانے والے شہر لاہور میں بہت ہیں بندہ لے سکتا ہے پر دوست کا کام چونکہ یہ ہے کہ جتنی یا جو بات وہ خود پسند نہ کرتا ہو دوست کو بھی اطلاع دے سو بندہ پر روبہ علم رمل ایک خیالی ہے جتنی باتیں دریافت ہوتی ہیں وہ اکثر غلط اور جھوٹ ہوتی ہیں۔ آپ ایسے وہمی علم کے پیچھے اپنا وقت بیش قیمت برباد نہ فرمائیں۔ بہتر یہ ہے کہ تحریر اقلیدس اور حساب الجبرا آپ سیکھیں پھر آپ کو ایسے وہمی علموں کی بیہودگی آپ سے کھل جائے گی۔ اس لیے بندہ نے قرعہ نہیں دیا۔ معاف فرمایئے گا اور فال بینی کا پیشہ آپ چھوڑ دیں اس پیشہ کے آدمی چونکہ سارا دن ہی جھوٹ بولا کرتے ہیں اس لیے وہ دنیا میں بھی ذلیل اور خوار دیکھنے میں آتے ہیں۔ فقط والسلام''

انشائے اُردو کی تدوین کے لیے جو نسخہ مجھے بہم پہنچا وہ خستہ ہونے کے باوجود صاف پڑھا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرأت میں دقت کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ تاہم قدیم املا نے اکثر جگہ مسائل پیدا کیے جنھیں مسلسل و بغور مطالعے سے حل کر لیا گیا۔ متن بناتے وقت جدید املائی نظام کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ قدیم صورتیں مع جدید املا حواشی میں درج کر دی گئی ہیں۔

تدوینِ متن (دیباچہ)

انشا کے معنی لغت میں لکھنا اور پیدا کرنا ہے اور اصلاح میں وہ فن ہے جس سے طریق لکھنے خطوط اور کاغذات مروجہ معاملات دنیاوی اور دفاتر سرکاری کا معلوم ہو۔ پس اردو میں ایسی انشا جو کاغذات مروجہ مابین عوام اور خاص دفاتر سرکاری کے سکھلانے کے متکفل ہو آسان ترکیب کے مرتبہ نہ ہوئی تھی اس لیے حسبِ حکم جناب کپتان

فلر صاحب بہادر ڈائریکٹر پبلک انسٹرکشن ممالک پنجاب کے بندہ کریم الدین نے درمیان ماہ جنوری ۱۸۶۳ء کے یہ کتاب تیار کی اس لیے کہ بچوں کو نام اس کا بآسانی یاد رہے انشا اردو نام رکھا۔

انشائے اُردو

یہ کتاب چار ابواب پر منقسم ہے:

باب اوّل: اس میں وہ خطوط اور رقعات ہیں جو آپس میں لکھے جاتے ہیں۔ چونکہ اسطرح کے خطوط سوائے تین سے اور زیادہ نہیں ہو سکتے اس لیے یہ باب تین فصل پر منقسم ہوا:

فصل اوّل: اس میں وہ خطوط ہیں جو خردوں کی طرف سے بزرگوں کو لکھے جاتے ہیں۔(۱)

فصل دوم: اس میں وہ خطوط ہیں بزرگوں کی طرف سے خوردوں کے نام پر لکھے جاتے ہیں۔

فصل سوم: اس میں درجہ مساوی کے خطوط ہیں۔

باب دوم: اس میں عرضی لکھنے کا طور بتلایا ہے اور چند نمونے عرضیوں کے لکھے ہیں۔

باب سوم: اس میں چند ضروری کاغذات سرکاری ہیں جو دفتروں میں اور کچہریوں میں لکھے جاتے ہیں۔

باب چہارم: اس میں وہ کاغذات درج ہیں جو معاملات دنیاوی میں دنیاداروں کے کار آمد ہوتے ہیں

باب اوّل

فصل اوّل: اس میں وہ خطوط ہیں جو خوردوں کی طرف سے بزرگوں کو لکھے گئے ہیں پس اس مقام یہ بتلانا ضرور ہے کہ جب کوئی رتبہ میں خورد ہو اور وہ کسی بزرگ کے نام خطوط لکھنا چاہے تو کئی بات کا اوسکو خیال رکھنا ضرور ہے۔ اول یہ کہ سرے پر لقب اس کا لکھے بعد ازاں آداب و تسلیمات سے خط شروع کرے اور ان کا لحاظ ضرور رکھے اور عبارت خط کے الفاظ عام فہم میں مودب و فصیح ہو اور آخر میں خط کے سلام یا دعا پر ختم کرے۔ القاب سب بزرگوں کے اس جگہ لکھے جاتے ہیں۔ ان کو یاد رکھے اور یہ بات اس جگہ بتلانی ضرور ہے کہ بڑے القاب و آداب لکھنے اس وقت کے فصحا پسند نہیں کرتے اور قطع نظر اس کے اگر خیال کیجیے تو ایک طرح کی بے ادبی اور ہنسی میں ایسی عبارت عقلا کے نزدیک داخل ہے۔ اس لیے پرانی انشاؤں کا اتباع نہ کرنا چاہیے۔

۱۔	باپ	جناب قبلہ گاہ صاحب دام ظلکم
۲۔	والدہ	والدہ صاحبہ مشفقہ مکرمہ دام مجدہا
۳۔	دادا نانا	جناب قبلہ دادا۔ نانا صاحب دام ظلکم
۴۔	پیر	ہادی دین مرشد راہ متین پیر صاحب دام ظلکم

۵۔	دادی نانی	جناب دادی صاحبہ جناب نانی مکرمہ معظّمہ سلامت
۶۔	پھوپھی	جناب پھوپھی صاحبہ مکرمہ سلامت
۷۔	ممانی	جناب ممانی صاحبہ
۸۔	خالہ	جناب خالہ صاحبہ
۹۔	ماموں	جناب ماموں صاحب قبلہ وکعبہ من سلامت
۱۰۔	خالو	ایضاً خالو
۱۱۔	بڑا بھائی بڑا سالا	بھائی صاحب مشفق ومکرم بندہ سلامت
۱۲۔	بڑی بہن	ہمشیرہ صاحبہ مکرمہ سلامت
۱۳۔	بڑی سالی	بہن صاحبہ مکرمہ سلامت

باپ کے نام: بعد ادائے آداب کے یہ عرض ہے کہ مدت ہوئی کوئی عنایت نامہ آپ نے نہیں بھیجا۔ بر وقت تشریف لے جانے کے آپ نے ارشاد کیا تھا کہ جب ہم لاہور میں پہونچیں گے تو تم ہم کو یاد دلانا ہم گورنمنٹ اسکول میں جا کر وہاں طلباء کا طریقہ تعلیم زبان انگریزی کا دریافت کر کے اور کتب خانہ سرکاری سے اچھی اچھی کتابیں جن سے تمہاری ترقی متصور ہو خرید کر کے روانہ فرماویں گے اور ایک بہت اچھی تدبیر ترقی علم وہاں کے عقلمندوں اور استادوں سے دریافت کر کے تم کو بتلاویں گے جس سے زبان انگریزی میں تم بہت ترقی کر جاؤ گے۔ اس لیے بندہ یہ نیاز نامہ بطور یاد دہانی آپ کے اقرار کے روانہ کیا ہے آپ اپنا مناسب حال بود و باش اور وہاں کی سکونت اور حال مزاج کا کہ کس طرح پر وہاں ہیں تحریر فرما کر ہم سب لوگوں کی تسلی فرماویں۔

والدہ کے نام: بعد ادائے آداب نیاز کے یہ عرض ہے کہ جس دن سے آپ لاہور کو تشریف لے گئی ہیں سب خورد وکلاں آپ کو یاد کرتے ہیں۔ آپ نے وعدہ کیا تھا کہ (بعد)[۲] ایک مہینے کے چلی آؤں گی سو دو مہینے کا عرصہ گزرا اب تک آپ نے کچھ وجہ دیر کرنے کی بھی تحریر نہ فرمائی۔ یہاں پر سننے میں آیا ہے کہ ڈاکٹر صاحب بہادر کے دفتر میں کئی کتابیں عورتوں کے پڑھنے کے واسطے اردو زبان کی بھی تیار ہو رہی ہیں۔ از آں جملہ پند دودمند چھپ چکی ہے وہ کتاب بڑی بہن کے واسطے خرید کر کے روانہ فرما دیں اور چونکہ زبان اردو میں بڑی بہن زیادہ ترقی کرنا چاہتی ہے اس لیے مناسب ہے کہ ایک جلد خط تقدیر کی بھی لیتی آویں اور آپ جلد تشریف لاویں اگر ابھی آنے میں عرصہ ہو تو وجہ دیر کرنے کی تحریر فرماویں تا کہ ہم سب کی تسلی ہو۔ زیادہ آداب

دادا کے نام: بعد ادائے آداب کے یہ عرض ہے کہ بر وقت رخصت آپ نے ارشاد کیا تھا اگر رحمت اللہ

خوب محنت کر کے علم سیکھ لے اور کاغذات پٹواری میں مہارت پیدا کر لے تو ہم ضلع گوجرانوالہ کے ڈپٹی کمشنر صاحب سے سفارش کر کے نوکری معقول اس کو دلوا دیں گے۔ پس جناب اس نے اس نصیحت پر ایسا عمل کیا ہے کہ رات دن محنت کر کے اس نے حساب سیکھ لیا ہے اور سب کاغذات پٹواری کے یاد کر لیے ہیں بلکہ مجموعہ تعزیرات ہند بھی اس نے خوب یاد کر لیا ہے اب وہ لائق بڑے عہدے کے ہے۔ اگر حضور اس کو ڈپٹی کمشنر صاحب کے روبرو پیش (کریں) تو بندہ اس کو آپ کی خدمت میں روانہ کر دے۔ زیادہ نیاز

اس طرح پر چھوٹوں کی طرف سے بڑوں کو لکھے جاتے ہیں مگر اول اس طرح میں القاب اس کا لکھنا چاہیے جس کے نام خط لکھنا ہو اور تفصیل القاب کی اوپر گزر چکی ہے۔

فصل دوم:

اس میں وہ خطوط ہیں جو بزرگوں کی طرف سے خوردوں کو لکھے جاتے ہیں۔ ان کے القاب لکھنے کا طور مختصر یہ جو جو نقشہ ہذا میں درج ہے۔

۱۔	بیٹا۔ پوتا	برخور نور چشم راحت جاں طالعمرہ
۲۔	بھتیجا۔ سالی کا بیٹا	فرزند دلبند جگر پیوند طالعمرہ
۳۔	چھوٹا بھائی	برادر بجان برابر سلامت
۴۔	چھوٹی سالی	خواہر نیک اختر دامت الطافہا
۵۔	بیٹی	قرہ باصرہ بی بی فلاں سلامت
۶۔	چھوٹی بہن	ہمشیرہ عزیزہ دامت الطافہا
۷۔	پوتی	نور چشم لخت جگر بی بی فلاں سلامت
۸۔	نواسی	ایضاً

باپ کی طرف سے بیٹے کو: بعد دعائے جاں درازی اور حصول سعادت ابدی کے واضح ہو کہ ہم ۱۳ر جنوری کو داخل لاہور ہوئے۔ بعد سیر و تماشا مکانات قدیم کے گورنمنٹ سکول بھی دیکھا۔ واقع میں اس جگہ تعلیم بہت اچھی ہوتی ہے۔ یہاں کے ماسٹروں سے بھی ہم نے ملاقات کی۔ سب کو بااخلاق پایا خصوصاً مدرس اول یہاں کا تو بہت خلیق اور خندہ پیشانی ہے۔ ان سے بعد گفتگو بسیار کے یہ طریق جلد تر تحصیل انگریزی کا ہم کو دریافت ہوا کہ حساب الجبرا اور تحریر اقلیدس اردو زبان میں سیکھنے چاہییں کیونکہ یہ علم کی کتابیں ہیں ان کو اپنی زبان میں اچھی طرح پر سمجھ سکتے ہو اور انگریزی زبان کی کتابیں اوائل میں تو چھوٹی چھوٹی کہانیوں کو یاد کرو پھر تحریر اور قصہ جات اور علم و ادب کی

کتابیں پڑھنا مگر جس دن سے انگریزی شروع کرو اس دن سے دو باتوں کا خیال اپنے اوپر کرو۔ ایک یہ کہ ہجے الفاظ کے جہاں تک ہوسکیں بہت صحیح طور پر یاد کرنا اور لکھنے کی مشق بھی ساتھ کرنا ضرور ہے اور املا انگریزی بہت لکھو۔ دوسری بات یہ ہے جس انگریزی خوان سے ملو انگریزی بولنے میں شرم نہ کرو اگر چہ پہل پہلے غلطی کرو گے مگر (جلد)(۳) صحیح اور صاف بولنے لگو گے۔ دیکھو تم جب چھوٹے سی بچے تھے اور بول نہ سکتے تھے تو حرف با تا گونگے موافق کیا کرتے تھے۔ جس وقت قوت ناطقہ کھلی اور عقل بڑھی اور ہم نے تمہاری بولی صحیح کی۔ تم ہم سے بولتے ہی بولتے ایسا صاف بولنی لگے کہ اب تم بلا سوچے اس کے کہ کون سا لفظ پہلے بولوں اور کون سا پیچھے بولوں، صاف بولتے ہو۔ اس طرح انگریزی زبان میں بھی لائق ہو جاؤ گے۔ فرد: مشکلے نیست کہ آسان نشود۔ مرد باید کہ ہراساں نشود۔ اور کتابیں تمہارے واسطے میں نے اس واسطے زیادہ خرید نہیں کی ہیں کہ مجھ کو تجربہ کاروں اور یہاں کے استادوں نے یہ بتلا دیا ہے کہ جس کے پاس بہت کتابیں ہوتی ہیں وہ لڑکا جلدی ترقی نہیں کرتا کیونکہ کبھی ایک کتاب کو پڑھتا ہے کبھی دوسری کتاب کو۔ ڈانواڈول اس کا مزاج ہوتا ہے۔ ایک ڈکشنری اور ایک کتاب پڑھنے کے تمہارے واسطے روانہ کرتا ہوں تا کہ اس کتاب کو خوب یاد کر لو۔ پھر اور کتابیں تم کو لے دوں گا۔ زیادہ دعا

چھوٹے بھائی کے نام: بعد دعائے جاں درازی کے واضح رائے ہو مدت گزری اب تک کوئی خط تمہارا نہیں آیا۔ ایک دوست کے خط سے ثابت ہوا کہ تم بیمار ہوا اس خبر کے سنتے ہی ہم کو زیادہ بے قراری ہوئی۔ تم کو مناسب ہے کہ جلد تر اپنے مزاج کا حال لکھواور کسی ہندوستانی حکیم کا علاج نہ کرنا کیونکہ ان کی طب کی کتابیں پرانی ہیں اور دوائیں بھی ان کی زود اثر نہیں ہیں اور تشخیص بیماری کی بھی وہ لوگ اچھی طرح نہیں کرتے۔ کسی ڈاکٹر کا علاج کرنا اور خوراک بھی حتی المقدور بھوک سے زیادہ کبھی نہ کھانا۔ ہوا کی تبدیلی اگر مناسب ہو تو وہاں کے ڈاکٹر سے ایک سرٹیفکیٹ لے کر نوکری سے رخصت حاصل کر کے اگر یہاں پر آ جاؤ گے تو آج کل لاہور میں اچھے اچھے ڈاکٹر جمع ہو رہے ہیں تمہارا علاج خاطر خواہ ہو جائے گا۔ بعد صحت کے پھر اپنی نوکری پر چلے جانا۔ زیادہ دعا

چھوٹی بہن کو: بعد دعائے سعادت مندی اور نیک اطواری کے واضح ہو کہ میں نے سنا کہ اب (تم)(۴) نے کئی کتابیں اُردو زبان کی پڑھ لی ہیں اور رات دن پڑھنے لکھنے کی کوشش کرتی ہو۔ اگر لکھنا بھی سیکھو تو بہت مفید ہے۔ دیکھو اگر تم لکھنا جانتیں تو اس وقت میرے خط کا جواب لکھ کر روانہ کرتیں۔ اب کسی غیر سے خط لکھوانا پڑے گا۔ چھ مہینے کی مشق میں تم کو بہت اچھا لکھنا اردو کا آ سکتا ہے۔ والدہ صاحبہ کی خدمت میں میری طرف سے بہت بہت آداب و نیاز عرض کرنا اور استاد جی کو میرا سلام پہونچے۔ زیادہ دعا

چھوٹی سالی کو: بعد دعائے جاں درازی اور ترقی مدارج کے واضح ہو کہ تمہارے خاوند سے راولپنڈی میں

ملاقات ہوئی تھی اس نے پانچ سو روپے تمہارے واسطے مجھ کو دیا ہے۔ ہنڈی اس کی بنا کر روانہ کرتا ہوں۔ جس وقت یہ ہنڈی پہنچے روپیہ سوداگرمل ساہوار سے وصول کر کے رسید مجھ کو لکھنا اور چونکہ مجھ کو احتمال ہے کہ کسی اور کے ہاتھ روپے نہ چلے جائیں اس لیے تم اپنے ہاتھ سے رسید اور خیر و عافیت اپنے مزاج کی لکھ کر بھیجو، روانہ کر دوں گا۔ آپ کے خاوند کے پاس بعینہ وہی رسید پشاور کو روانہ کر دوں گا۔ آپ کے ہاتھ کی رسید دیکھ کر اس کی بھی تسلی ہو جائے گی۔ فقط زیادہ دعا

بیٹی کے نام: بعد دعائے جاں درازی اور حصول سعادت مندی دارین کے واضح ہو کہ تم نے جو لیاقت پڑھنے اور لکھنے کے حاصل کی اس کے سننے سے ہم کو کمال خوشی حاصل ہوئی۔ اس واسطے ایک کتاب لغت کی جس کا نام کریم اللغات ہے یہاں سے خرید کر کے تمہارے واسطے روانہ کرتا ہوں جو لغت فارسی یا عربی کسی کتاب درسی کا ہوگا اس کے معنی اردو میں لکھے ہوئے اس کتاب میں ملیں گے اور جہاں تک ہو سکے ترقی اپنی زیادہ کرتے جاؤ اور سوائے پڑھنے کے کبھی کبھی گھر کے کام میں مصروف ہو کر کھانا پکانا اور سینا اور جالی کاڑھنا اور موزہ بُننا وغیرہ جو پہلے زمانوں کی بہو بیٹیاں کرتی ہیں سیکھا کرو کیونکہ زمانہ میں ہنرمند آدمی محتاج نہیں رہتا اور مجھ کو کمال شوق ہے کہ جس وقت میں لوٹ کر آؤں تو تم کو سب ہنروں میں کامل پاؤں اور اپنی چھوٹی بہنوں کی تادیب سے غافل نہ رہنا ان کو بھی لکھنا پڑھنا اور حساب ضرور سکھلاتی رہنا۔ زیادہ دعا۔

فصل سوم:

اس میں درجہ مساوی خطوط ہیں۔

۱۔ دوست — مشفق و مہربان من فلاں سلامت، مجمع مکارم الاخلاق، منبع محاسن اخلاق سلامت، محبّ دلنواز من سلامت، مخلص با اخلاق سلامت۔ دوست باصفا سلامت

۲۔ بیوی — بیوی صاحب محرمِ راز ہمدم و دمسازِ من سلامت، انیسِ خاطرِ غمگیں تسکیں بخش دلِ اندوہ گیں سلامت

۳۔ شیخ — شیخ صاحب کرمفرمائے بندہ سلامت

۴۔ سیّد — میر صاحب شفیق بندہ سلامت۔ سید صاحب سلامت

۵۔ خان — خان صاحب مہربان من سلامت

۶۔ مغل — مرزا صاحب محسن محبان سلامت

۷۔ منشی — منشی صاحب بکرم دوستاں سلامت

۸۔ پنڈت — پنڈت صاحب مشفق و مہربان سلامت

دوست کے نام: بعد ادائے مراسم اشتیاق آنکہ مدت ہوئی کہ کوئی خط آپ کا نہیں آیا۔ دوستوں کے خطوط سے معلوم ہوا کہ آپ کوئی مکان بنانے والے ہیں اس لیے دوستانہ التماس کرتا ہوں کہ لاہور کے مکانات کے موافق ہرگز نہ بنوانا۔ جہاں تک ہو سکے مکان کا صحن خانہ فراخ رکھنا مناسب ہے۔ ہوا کی آمد و رفت کا بھی خیال رکھیے گا کہ ایک طرف سے ہوا تازہ اس میں آئے اور جائے اور گرمی اور برسات کے آرام کو بھی مکانات اس میں تعمیر کیجیے گا۔ باورچی خانہ اس طرح بنایئے گا کہ اس کا دھواں مکان کو کالا نہ کرے۔ گھوڑی، گائے بیل باندھنے کی جگہ فراخ رکھنا اور قریب زنانہ مکان کے ایک مکان مردانہ نشست کا بھی بنوایئے گا اور مردانہ مکان میں ایک کنواں ضرور کھدوانا تاکہ پانی کا آرام رہے اور شمال رخ کی دالانوں میں چونکہ اکثر ہوا نفیس آتی رہتی ہے اور اکثر سایہ بھی رہا کرتا ہے اس لیے دالان در دالان جنوب کی طرف ایسا بنوایئے گا کہ اس کا رخ شمال کی طرف اور اگر روپیہ کی ضرورت پڑی تو بلا تکلف لکھ بھیجیں۔ تکلیف نہ اٹھائیں بندہ یہاں سے روانہ کر دے گا۔ زیادہ والسلام

بیوی کے نام: بعد اشتیاق کے واضح ہو کہ میں بہت اچھی طرح ہوں اور خیر خیریت آپ کے مزاج کی چاہتا ہوں۔ حسب فرمائش آپ کے چار تھان روپہلی گوٹے لے اور (۵) تولہ لیس سنہری اور ایک صندوقچہ زیور رکھنے کا اور پچاس روپے نقد ہمدست گمانی کہار کے میں نے روانہ کیے ہیں جس وقت وہاں پہنچے تو سب اسباب لے کر رسید اپنے ہاتھ سے لکھ کر روانہ کرنا تاکہ تسکین ہو۔

شیخ کے نام: بعد سلام آرزوئے ملاقات کے واضح رائے ہو بندہ اچھی طرح ہے۔ خدا کی درگاہ سے آپ کے مزاج کی خیریت چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا تھا کہ امرت سر میں کپڑا بہت سستا فروخت ہوتا ہے اور چھوٹی الائچی بھی بہت نفیس ملتی ہے اس لیے تکلیف دیتا ہوں کہ براہ مہربانی ایک تھال ململ کا بیش قیمت جو آٹھ آنہ فی گز کا ہو اور دو تھان نینون دس آنہ گز کے حساب اور ایک تھان لٹھہ کا چار آنہ گز کے اور پانچ روپے کی الائچیاں خرید کر کے ریلوے میں کسی آئندہ معتبر کے ہاتھ بندہ کے پاس روانہ فرمادیں۔ روپوں کی ہنڈی بروقت پہنچنے اسباب کے روانہ کر دوں گا۔ خاطر جمع رکھیں۔

سید کو: بعد سلام و اظہار اشتیاق کے واضح رائے عالی ہو۔ آپ نے بندہ سے قرعہ طلب فرمایا تھا سو التماس یہ ہے کہ قرعہ بنانے والے شہر لاہور میں بہت ہیں بندہ لے سکتا ہے پر دوست کا کام چونکہ یہ ہے کہ جتنی یا جو بات وہ خود پسند نہ کرتا ہو دوست کو بھی اطلاع دے سو بندہ پر ور یہ علم رمل ایک خیالی ہے جتنی باتیں دریافت ہوتی ہیں وہ اکثر غلط اور جھوٹ ہوتی ہیں۔ آپ ایسے وہمی علم کے پیچھے اپنا وقت بیش قیمت برباد نہ فرمائیں۔ بہتر یہ ہے کہ تحریر اقلیدس اور حساب الجبرا آپ سیکھیں پھر آپ کو ایسے وہمی علموں کی بیہودگی آپ سے کھل جائے گی۔ اس لیے بندہ نے قرعہ

نہیں دیا۔ معاف فرمائیے گا اور فال بنی کا پیشہ آپ چھوڑ دیں اس پیشہ کے آدمی چونکہ سارا دن ہی جھوٹ بولا کرتے ہیں اس لیے وہ دنیا میں بھی ذلیل اور خوار دیکھنے میں آتے ہیں۔ فقط والسلام

خان کو: سلام علیک اور اظہار آرزوئے ملاقات کے واضح رائے عالی ہو۔ آپ کے ہمسایوں کی زبانی سننے میں آیا ہے کہ آپ کو غصہ بہت ہے اس سبب سے خواہ مخواہ دو ایک ہنگامے برپا رہا کرتے ہیں اور بندہ نے کچہری میں سنا ہے کہ آپ کو جرمانہ یا کوئی سزا ہوئی ہے تو نہایت رنجیدہ ہوتا ہے اس لیے مناسب ہے کہ آپ اپنے مزاج کی اصلاح جہاں تک ہو سکے کریں۔ اخلاق کی کتابیں زیر نظر رکھا کریں اور جس وقت آپ کو غصہ آیا کرے دو گھونٹ پانی کے پی کر پہلے یہ دل میں سوچ لیا کریں کہ اس غصہ کا انجام کیا ہوگا اور درگذر کروں گا تو اس سے کتنے فائدے ہوں گے۔ انسان کو خدا نے حیوان سے جو تمیز بخشی ہے تو صرف عقل ہی کے باعث اس کو حیوان سے ممتاز کیا ہے اور اگر انسان بھی مثل حیوانات کے جنگ اور لڑائی اور غصہ میں لگا رہے تو پھر اس میں اور گائے بیل میں کیا فرق ہے ہر چند کہ یہ رقعہ پڑھ کر آپ ناراض ہوں گے کیونکہ نصیحت کی بات کڑوی معلوم ہوا کرتی ہے پر جب غصہ دور کر کے تامل فرمائیں گے تو نہایت مفید پائیں گے۔ والسلام

مغل کو: بعد سلام و اظہار اشتیاق کے واضح رائے شریف ہو کل کے روز بندہ آپ کے محلّہ میں گیا تھا۔ ارادہ یہ ہوا کہ آپ سے بھی ملاقات کرتا جاؤں جب در دولت پر پہنچا تو دو چار باورچی دہلیز میں اقسام اقسام کے کھانے کی تیاری میں لگے ہوئے تھے اور مردانہ مکان سے آواز راگ اور باجے کی جو آئی تو معلوم ہوا کہ آپ اس وقت نہایت عیش میں تھے۔ بندہ نے دو چار آدمیوں سے دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا کہ مرزا صاحب اس وقت جشن اڑا رہے ہیں۔ میں نے باعث پوچھا تو معلوم ہوا کہ کوئی سبب خاص نہ تھا۔ سننے میں میں آیا کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جب آپ کا دل چاہتا ہے تو آپ بزم عیش مہیا کر کے چین اور لطف اٹھاتے ہیں پس لاچار بندہ لوٹ آیا کہ آپ کے عیش میں کسی طرح کا خلل نہ آوے مگر چند کلمات نصیحت آمیز بلحاظ اس کے کہ آپ برا نہ مانیں گے سنا کر آپ کی سمع خراشی کرتا ہوں۔ مرزا صاحب یہ دنیا جائے غرور نہیں ہے اس کی چند روزہ زندگی با رونق پر مغرور ہونا نہ چاہیے۔ آپ نے یہ شعر شیخ سعدی کا پڑھا ہوگا۔ ابیات: بس نامور بزیر زمین دفن کردہ اند۔ کز ہستیش بروئے زمین یک نشان نماند۔ غیرے کن اے فلاں غنیمت شمار عمر۔ زآں بیشتر کہ بانگ برابد فلاں نماند۔ اس نصیحت پر آپ ہی عمل فرمائیں۔ والسلام

منشی کو: بعد سلام و نیاز کے التماس یہ ہے بندہ نے سنا کہ آپ طریق تحریر فارسی کا زیادہ پسند فرماتے ہیں سو منشی صاحب عرض یہ ہے کہ اگلے زمانے میں تحریر خط کا اور تھا۔ بڑے بڑے القاب و آداب اور مکرر سہ کرر عبارتیں اور

مترادف الفاظ تصور کرتے تھے۔اس زمانہ میں ایسی عبارتیں لکھنے میں معیوب ہیں اور یہ بات قریب عقل کے ہے کہ جہاں تک ہو سکے خطوط میں ایسی عبارت حاوی کل مضمون کو ہو لکھنی چاہیے اور بڑا القاب لکھنے سے کیا فائدہ ہے سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ کاتب کی لفاظی ثابت ہو اور مکتوب الیہ میں غرور پیدا کرے۔صدرحمت دانایان فرنگ کو انھوں نے انشا میں بھی اچھا طریق رکھا ہے اگر آپ بھی انگریزی چٹھی پڑھ سکیں اور اس قوم کی انشا کا طریق ملاحظہ فرمائیں تو آپ کی رائے میری رائے سے متفق ہو جائے۔منشی صاحب میری غرض یہ نہیں ہے کہ انشا اردو نافع ہو انگریزی کے بلکہ الفاظ مختصر واسطے القاب کے مقرر کر لینے بلحاظ اختصار عبارت اور آسانی تحریر کے مفید ہیں۔والسلام

پنڈت کو: بعد سلام و آرزوئے ملاقات کے واضح رائے شریف ہو۔مدت ہوئی کہ آپ کی خبر نہیں آئی۔ ایک شخص آپ کی ہجو کرتا تھا اس سے سبب دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ آپ نے اس کو کہیں اپنے نجوم سے فرمایا تھا کہ تیرا کام فلانے روز ہوگا۔برخلاف اس کے وہ کام بگڑ گیا اور وہ براہ نہ ہوا۔پس آپ بھی عنایت کر کے یہ جھوٹا پیشہ فال بینی کا اور تیرہ دیکھنے کا چھوڑ کر کوئی اچھا پیشہ اختیار کریں۔ایسے ہمیات میں پھنس کر لوگوں کو گمراہ نہ کریں۔پنڈت صاحب غیب کی خبر سوائے خدا کے کسی کو معلوم نہیں اور بھلائی اور برائی سب اس کے ہاتھ میں ہے۔کسی ستارہ اور کوکب کو اس میں ذرا سا بھی اختیار نہیں ہے اگر علم ہیئت پڑھیں گے۔تو اب تو آپ کو واضح خوب ہو جائے گا کہ نجوم کی کیا بنیاد غلط ہے۔مصرعہ: بررسولاں بلاغ باشد و بس۔والسلام

لفافہ لکھنے کا طریق:

جالندھر　　　　　بیرنگ یا پوسپیڈ

بخدمت مشفق مہربان شیخ برکت اللہ صاحب نائب تحصیلدار کے پہنچے

الراقم گوبندسہائے مقام لاہور ۱۰ ماہ جنوری ۱۸۶۳ء

باب دوم:

(عرائض میں)

اس زمانہ میں عرضی لکھنے کا طریق ہے کہ ایک لکیر کھینچ کر اس سرے پر غریب پرور من سلامت لکھ کر آدھی لکیر کے نیچے جگہ خالی چھوڑ کر دوسرے نصف کے نیچے اپنا مطلب لکھنا شروع کرے اور اردو عرضی میں اپنے تئیں متکلم بنا کر مکتوب الیہ کو مخاطب کرے اور بہت آسان پر از مطلب عبارت مدلل لکھے جس کے الفاظ ملائم اور عاجزی کے ہوں تا کہ سامع پر اس کا اثر پیدا ہو جس کا نمونہ یہ ہے۔

غریب پرور سلامت

جناب عالی حسب الحکم حضور کے بندہ نے قانون دیوانی اور فوجداری دونوں حفظ کر لیے ہیں اور مدت دراز سے بندہ گورنمنٹ اسکول میں پڑھتا ہے کئی بار بندہ نے امتحان میں تمغہ بھی سونے کا پایا ہے اور کتب درسیہ اردو کے بندہ سب پڑھا ہے۔ انگریزی میں اسقدر مہارت بندہ کو حضور کی عنایت سے حاصل ہے کہ بات کر سکتا ہوں اور اردو کا ترجمہ انگریزی میں اور انگریزی کا اردو میں کر لیتا ہوں۔ حضور کے محکمہ میں ان ایام میں عہدہ تحصیلداری کا خالی ہے۔ بندہ چونکہ روزگار پیشہ ہے اور کوئی وجہ معاش سوائے نوکری کے نہیں رکھتا اور حضور کے سوائے کوئی مربی بندہ کا نہیں ہے اس لیے امیدوار ہوں اگر بنظر غربا پروری کے پرورش اس عہدہ پر ہو جائے تو کمال بندہ پروری ہوگی اور تا زیست بندہ احسان مند حضور کے احسان کا رہے گا۔ فقط

عرائض کلکٹری:

غریب پرور سلامت

مبلغ ۱۵۰ روپے بابت قسط دوم فصل ربیع حال کے ذمہ زمینداران موضع نگر کوٹ کے باقی ہیں۔ باوجودیکہ تاکید شدید کی اب تک انھوں نے ادا نہیں کیے ہیں اور کوئی صورت بدون انتقال جائداد کے اور زمینداران کی بیباقی کے نظر نہیں آتی۔ اس لیے امیدوار ہوں کہ اگر حکم ہو تو انتقال جائداد کر کے بیباقی سرکار کی جائے۔

عرضے

کمترین نیاز علی تحصیلدار پسرور

ضلع سیالکوٹ۔ معروضہ ۱۰ جنوری ۱۸۶۲ء

غریب پرور سلامت

مبلغ ۱۵ روپے باقی فصل ربیع ذمہ بڑھا اور گاما کاشتکار از روئے فرد دستخطی پٹواری کے باقی ہیں سو باقیداران نے باوجود تاکید کے اب تک ادا نہیں کیے لہذا یہ درخواست سرسری بنام باقیداران وصول کرانے زر مذکور کے گذرانتا ہوں۔

فرد وصول باقی بڑھا اور گاما کاشتکار موضع نگر کوٹ

نام موضع بقید پرگنہ نام کاشتکار	تعداد اراضی بابت فصل ربیع	العبد فلاں موضع

عرضے

زمینداران فلاں موضع

معروضہ سن فلاں، وصول باقی

عرائض متعلقہ فوجداری:

غریب پرور سلامت

جناب عالی ۱۱ جنوری ۱۸۶۳ء کو ۲ بجے دن کے زمیندار موضع ڈسکہ کا تھانے میں آ کر مظہر ہوا۔ آج دس بجے دن کے فی مابین رام سنگھ و ہر سروپ اور ہری سنگھ یکطرف اور بلدیو سنگھ، سیتا رام اور پربھو لعل طرفانے کی کنواں چلانے پر تکرار گالی گلوچ ہو کر لٹھ تلوار کی نوبت پہنچی۔ فریقین کے آدمی مجروح ہوئے اور ہری سنگھ تو ایسا گھائل ہوا کہ اس سے بولا نہیں جاتا۔ اس لیے میں تھانہ میں آیا ہوں فقط حضور عالی میں سے فوراً ڈپٹی انسپکٹر کو معہ فلاں محرر و فلاں فلاں سپاہی کو واسطے تحقیقات اور گرفتاری مجرموں کے موقعہ واردات پر۔ تعاقب اس کے حسب ضابطہ کیفیت مقدمہ اور اسامیان متعلقہ مقدمہ کو چالان عدالت کروں گا۔ زیادہ حد ادب

انسپکٹر آف پولیس فلاں معروضہ تاریخ ۱۰ جنوری ۔۔۱۸ء

غریب پرور سلامت

مسمی کالو سنگھ ساکن موضع گوبند گدہ نے ایک گائے مجھ سے دس روپے میں خرید کی تھی۔ پانچ روپے دیے تھے اور (باقی) اس کے ذمے واجب الادا تھے۔ وعدہ یہ کیا تھا کہ دس دن کے بعد باقی روپیہ دے دوں گا سو فدوی واسطے تقاضا کرنے کے بعد گزرنے میعاد دس روز کے گیا۔ نام بردہ نے از راہ بد معاملے کے مجھ کو سینکڑوں گالیاں دیں اور لاٹھی میرے مونڈھے پر ماری اور ایک میرے سر پر۔ چنانچہ دونوں (جگہ) ورم موجود ہے اس لیے یہ عرضی بامید تدارک مدعا علیہ کے حضور میں گذران کر امیدوار کہ حسب تحقیقات اور ثبوت جرم مدعا علیہ کو سزا دی جائے اور گواہان مفصل ذیل واسطے ثبوت دعوٰی بندہ کے موجود ہیں۔ جس وقت حضور فرمائیں گے حاضر کر دوں گا۔ کلیان رائے پٹواری۔ دھونکل شاہ صراف گنڈا سنگھ جاٹ ساکن موضع مذکور جیمل سنگھ جاٹ ساکن موضع مذکور۔

عرائض متعلقہ دیوانی:

عرضی دعوٰی:

کالو سنگھ ولد دھونکل سنگھ نمبردار موضع رام نگر تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ مدعی

بنام دمور سنگھ ولد ناو ہند سنگھ قوم چپ ساکن موضع سود ہرہ تحصیل وزیر آباد ضلع مذکور مدعا علیہ۔

دعوٰی مبلغ ۵۵۰ روپے سکہ کمپنی بقیہ زر محاصل سال تمام ۱۸۶۲ء بابت اراضی کاشت مدعا علیہ واقع پٹی مشرقی موضع رام نگر پرگنہ حافظ آباد بموجب فرد وصول باقی نوشتہ پٹواری و پٹہ مرقومہ بہادوں ۱۸۱۶ء نوشتہ مقام وزیر آباد

غریب پرورسلامت

بنام مدعا علیہ مرقومہ ہا کی نالش کرتا ہوں ۔ بیان نالش کا یہ ہے کہ موضع رام نگر پرگنہ وزیرآباد میں دس لیوہ پٹی مشرقی کا نمبردار میں اور دس لیوہ پٹی مغربی کے نمبردار چچھومل تعلقہ دارنگر کوٹ وغیرہ کے ہیں اوراراضی وسیع دونوں پٹی کے بموجب ڈگری کے عدالت کمشنر صاحب بہادر کے فی مابین دو نمبرداروں کے ماہ جولائی ۱۸۶۰ء میں تقسیم ہوگئی ہے ۔ مدعا علیہ ۱۸۶۰ء سے از روئے پٹہ نوشتہ فدوی اور قبولیت نوشتہ اپنے کے اراضی ٹیلہ و کنارہ دریائے چناب واقع موضع مذکور کا فدوی کی طرف سے کاشتکاری اور پٹہ قبولیت مذکورہ میں چار بیگھ پختہ اراضی نمبر فلاں کے مندرج ہے جو ہر سال کاغذات پٹواری میں معہ لگتہ مندرجہ قبولیت لکھی جاتی ہے اور لہ عنکہ ۱۶ لیوہ پختہ زمین ناقص میں مدعا علیہ واسطے رکھ کے رکھا لیتے ہیں اور اس پر زرلگتہ نہیں لکھا جاتا ہے ۔ چنانچہ بابت فصل خریف و ربیع سن ۔ ۔ فصلے فلاں کے مبلغ ۴۵۰ روپے بابت محاصل ہوا ۔ نہ کہ یہ لیوہ اراضی نمبر فلاں کے واجب الادا تھی ۔ اس میں سے ۵۵۰ روپے بدین تفصیل کہ ۶۰۰ روپے فصل خریف فلاں میں اور ۵۵ روپے فصل ربیع سن مذکور میں مدعا علیہ نے وصول ڈالی اور ۵۵۰ روپے دامے پٹواری مدعی علیہ کے ذمے باقی رہے ۔ سو باوجود طلب و رضا کے ادا نہیں کرتا لہٰذا عرضی نالش ہذا گزران امیدوار ہوں کہ ۵۵۰ روپے روپیہ مع سود مدعا علیہ سے دلا پاؤں ۔ اور مدعا علیہ نے ۱۸۶۳ء میں زراعت میں شکر اور ہان کپاس وغیرہ کی اراضی مذکور میں کی ہے ۔

نمبر	تعداد اراضی	محاصل تعداد	وصول باقی
فلاں	---	۶۰۰ روپے	۵۵۰ روپے

عرضے

فدوی کالو سنگھ مدعی

نمبردار رام نگر معروضہ فلاں

غریب پرورسلامت

میں مدعی دعویٰ دلا پانے مبلغ پانچ سو روپے و سود از روئے تمسک و مثبتہ کاغذ اسٹامپ مورخہ بیساکھ بدے اشٹمی سمت ۱۸۲۵ء بنام ہیرالعل مدعا علیہ ولد منولعل قوم گجر ساکن موضع سید والا پرگنہ سیالکوٹ نالش کرتا ہوں ۔ بیان نالش کا یہ ہے کہ مدعا علیہ نے بدی بیساکھ اشٹمی سمت ۱۸۰۵ میں ۵۰۰۰ روپے مجھ سے بہ مقام سیالکوٹ قرض لے کر ۵۰ روپے تمسک اسمی جواہرلعل گوجر ساکن موضع مذکور مرقومہ کنوار رسدے دو آدشی سمت ۱۸۰۳ء کا غذ اشٹامپ جو

میرے پاس موجود تھا واپس لے کر وہ روپیہ بھی اپنے ذمے بیچ لیا تھا اور کل چار سو کا تمسک اپنی طرف کا غذ اشٹامپ کامل القیمت پر بوعدہ ادائے کل روپے کے اسی دن بمقام مذکور کولکھ کر اپنے العبد اور گواہی گواہان سے مرتب کر دیا اور بعد تحریر تمسک دو مہینے کے قریب گاؤں میں رہ کر دہلی چلا گیا۔ دو برس بعد وہاں سے پھر آیا۔ میں نے تقاضا کیا تو بہ ہزار دقت و دشواری ۵۰ روپے روپیہ متی اساڑھ سدی پنجمی سمت ۱۸۰۷ء میں وصول دیگر ظہر تمسک پر وصول لکھاوے و بعد اس کے باوصف طلب و تقاضا ادا کچھ وصول نہیں۔ اس لیے میں مدعی نادہندہ مدعا علیہ سے تنگ ہو کر یہ عرضی نالش و دعوٰی دلا پانے مبلغ ۵۰۰۰ روپے اصل اور ایک ۵۰۰ روپے سود بحساب فیصدی ایک روپیہ ماہیانہ بہ تعداد بنام مدعا علیہ کے گزران کر امیدوار ہوں کہ بہ تحقیقات زر دعوٰی مع سود آج کی تاریخ تک مدعا علیہ سے دلا پاؤں۔

اصل	سود کا حساب
۵۰۰۰ روپے	۵۰۰ روپے

عرضے

فدوی فلاں قوم فلاں ساکن

موضع فلاں پرگنہ وضلع فلاں

باب سوم

اس میں چند کاغذات سرکاری دفتروں کے ہیں جو کچہری میں لکھے جاتے ہیں۔

پروانہ:

زمانہ سلف میں پروانجات میں ہر ایک عہدہ دار کا لقب بنظر حیثیت اس کے عہدہ دار اور مرتبہ کے لکھا جاتا ہے۔ پھر القاب طویل چھوڑ کر مختصر القاب ہوئے تھے۔ اب حکام پنجاب نے اس کا رواج بھی سرکاری کاروبار میں لکھا جاتا ہے مگر جب کہ تقرری اور تبدیلی یا ترقی کا پروانہ دیا جاتا ہے تو وہ لقب مقرر وہ لکھا جاتا ہے۔ اس واسطے چند القاب اس جگہ پروانجات کے بلحاظ عہدہ داران زمانہ حال کے اس نقشہ میں لکھتا ہے۔

القاب پروانجات:

عہدہ	لقب
تحصیلدار:	رفعت وعوالی مرتبت شکر اللہ خان تحصیلدار فلاں برگنہ بعافیت باشند
ڈپٹی انسپکٹر پولیس:	شجاعت وشرافت دستگاہ ڈپٹی انسپکٹر کوتوالی شہر بعافیت باشند

مدرس اوّل: فضیلت شعار کمالات اکتساب مولوی فلاں بعافیت باشند
حکیم: حکمت شعار طبابت اثار حکیم فلاں بعافیت باشند

پروانہ بنام تحصیلدار پرگنہ فلاں ضلع فلاں:

بملاحظہ تمہارے عرضی معروضہ ۳ دسمبر ۱۸۶۳ء کے لکھا جاتا ہے کہ مبلغ ۱۰۰ روپے روپیہ تمہارے علاقہ میں باقی ہیں۔اس قدر باقی روپے رہنا کا طریقہ کارگزاری بعید ہے۔لازم ہے کہ زر مذکورہ جلد تر ہر ایک مال گزار سے وصول کر کے بیباقی قسط کی عمل میں لاؤ اور آئندہ مستعدر ہوز رقسط باقی نہ رہنے پائے۔تاریخ ۳ جنوری ۱۸۶۳ء مقام فلاں

دستخط حاکم مُہر کچہری

حکمنامہ:

بنام: بنام مالگذاران موضع نگرکوٹ پرگنہ فلاں ضلع فلاں

تم کو لکھا جاتا ہے کہ مبلغ ایک ہزار روپے بابت قسم دوئم سن حال بمیعاد پندرہ روز کے خزانہ تحصیل میں داخل کرو۔تاکید جانو۔

تحریر بتاریخ فلاں
حوالہ فلاں چپڑاسی بلاطلبانہ

دستک لکھنے کا طور:

بنام مالگذاران موضع نور پور پرگنہ گڈھ شنکر ضلع ہوشیار پور آنکہ جو باوجود اقتضائے معیاد حکم نامہ کے تم نے ایک ہزار روپے بابت قسم دوم من حال کے ادا نہیں کیے لہذا یہ دستک تمہارے نام جاری ہوتا ہے۔لازم ہے کہ فوراً زر مذکور خزانہ تحصیل میں داخل کرو۔تاکید ہے۔

تحریر بتاریخ فلاں سن فلاں
حوالہ فلاں چپڑاسی بلاطلبانہ

داخلات بابتہ موضع نور پور پرگنہ گڈھ شنکر ضلع ہوشیار پور بابتہ فصل خریف مورخہ فلاں سن فلاں

نمبر شمار	نام موضع	نام نمبردار	تعداد روپیہ	تاریخ داخل ہونے روپیہ کے	نام روپیہ دینے والے کا	تاریخ داخل کے	العبد گونده داخلہ
	نور پور بڈہا	بڈہا	۱۰۰۰ روپے	یکم جنوری سن۔ ۱۸ء	کالو بڈہا	یکم جنوری سن۔ ۱۸ء	کالو بڈہا

العبد	العبد	العبد	العبد	العبد
تحصیلدار	پیشکار	سیاہ نویس	قانون گو	خزانچی

اطلاع نامہ لکھنے کا طریقہ:

ٹھا کرداس مدعی ولد امید رائے قوم کھتری گوجر ساکن لاہور

بنام: موہن سنگھ مدعا علیہ ولد گنگا رام قوم گوجر ساکن لاہور

دعویٰ مبلغ ۸۰۰ روپے سکہ شاہی زر اصل موجود بموجب تمسک مثبتہ کاغذ اشٹامٹ مرقوم ۱۲ دسمبر ۱۸۵۰ء

اطلاع نامہ: بنام مدعا علیہ مذکور یہ ہے جو کہ مدعی مذکور نے عرضی نالش بدعویٰ مرقوم بالا بنام تمہارے اس محکمہ میں دائر کی ہے۔ اس واسطے یہ اطلاع نامہ حسبِ منشا ضمن ۲ دفعہ دو قانون دو۔ ۱۸۶ء بنام تمہارے جاری ہو کر لکھا جاتا ہے کہ بمہر اطلاع نامہ پر رسید اطلاع یابی اپنی لکھ کر اندر میعاد پندرہ دن کے حاضر عدالت ہو کر اصالتاً خواہ وکالتاً جواب دہی کرو اور جو میعاد معینہ کے اندر حاضر عدالت ہو کر جواب دہی (نہ) کرو گے تو مقدمہ تجویز یکطرف فیصل کیا جائے گا۔

مرقوم ۲ / جنوری ۱۸۶۳ء

اشتہار: بدھو مدعی ولد سدھو قوم جاٹ ساکن موضع کچرور بنام فلاں مدعا علیہ ولد فلاں نمبردار موضع فلاں پرگنہ فلاں ضلع فلاں

دعویٰ۔۔ سکہ شاہی زر اصل مع سود بموجب تمسک مثبتہ کاغذ اسٹامپ مرقوم تاریخ ماہ فلاں سنہ فلاں حکم اشتہار کچہری جج صاحب فلاں

اس مقدمہ میں رپورٹ اطلاع نامہ سے واضح ہو کہ تم برندہ (کذا) اطلاعنامہ کو ملے اور اطلاع یابی تمہاری بمہر اطلاعنامے پر ثبت نہیں ہوئی لہٰذا یہ اشتہار میعادی پندرہ روز کا حسبِ منشا دفعہ ۱۳ / آئین دوم ۱۸۶۰ء کے تمہارے نام جاری ہو کر لکھا جاتا ہے کہ پندرہ روز کے اندر حاضر محکمہ ہٰذا کے ہو کر اصالتاً یا دکالتاً جوابدہی مقدمہ کی کرو ورنہ مقدمہ بہ تجویز یکطرفہ فیصل کیا جائے گا۔ مرقوم ۵ / جنوری ۱۸۶۳ء

قبالہ نیلامی: قبالہ نیلامی جس کو بیع سلطانی کہتے ہیں۔ ارکان اس قبالہ کے یہ ہیں کہ مکان یا زمین مع حدود اربعہ کسی کی ملکیت تھے اب کس نام پر نیلام ہوئے کتنے روپے پر چھوٹے اس مالک کو اختیار ہر ایک تصرف کا بیع پر حاصل ہے۔

تحریر کی تاریخ اور سن، دستخط حاکم، مہر نیلام کرنے والے کے، مہر حاکم کچہری کے، واضح ہو کہ ایک دوکان خشتی واقع انارکلی جس کی چار حدیں تفصیل ہیں۔

شرقی	غربی	جنوبی	شمالی
بدہو دوکان کے ملحق	سڑک	ہمدم کا مکان	کوچہ نافذہ

ملکیت بدہو حلوائی مدعا علیہ کے شیخ کریم اللہ مدعی کی ڈگری میں جو عدالت دیوانی محکمہ جج آف اسمال کاز کوٹ سے جاری ہو کرے ر ستمبر ۱۸۶۲ء میں قرق ہوئی اور بعد تعمیل حکم قانون ہفتم ۱۸۶۵ء کے علانیہ مجمع عام میں نیلام ہوئی اور شیخ عتیق اللہ ساکن بھاٹی دروازہ نے دوسو روپے کو خرید کر سرکار میں روپیہ داخل کر دیا۔ یا جس قدر مدعا علیہ مذکور کا حق مالکانہ اس دوکان تھا اب وہی خریدار نیلام کی طرف منتقل ہوا اور خریدار نیلام مذکور اپنے تئیں مثل مالک سابق کے منتقل اور اس کے بیچ ڈالنے اور گردی(۲) رکھنے کا مختار کامل جانے۔ مرقوم ۳ر جنوری ۱۸۶۳ء۔

ضامنی: جس ضمانت میں یہ اقرار ہوتا ہے اگر فلانے شخص کو حاضر کر دوں گا وہ حاضر ضامنی کہلاتی ہے اور مالضامنی کا یہ اقرار ہوتا ہے اگر فلانے شخص نے اس قدر روپیہ ادا نہ کیا تو اس کے عوض میں روپیہ ادا کروں گا اور فعل ضامنی ضمانت اس کی ہوتی ہے کہ اب ایسی بدفعلی وقوع میں نہ آئے گی۔ اگر آئے گی تو میں اس کا ضامن ہوں جو سزا یا جرمانہ سرکار چاہے مجھ پر کرے۔

مالضامنی: میں شیخ عتیق اللہ ولد شیخ نجیب اللہ ساکن موچی دروازہ لاہور کا ہوں۔ جو امانت خان ساکن بھاٹی دروازہ نے ایک منزل حویلی کے دخل یابی کی ڈگری ضلع سے پائی اور عدالت سے حکم ہوا کہ ضامنی لے کر ڈگری جاری ہو۔ سو میں اس کا ضامن ہو کر اقرار کرتا ہوں کہ اگر وہ اپیل میں ہار جائے تو جتنا اس کا تصرف ثابت ہوگا بلا عذر اپنے پاس سے دے گا۔ اور موضع نور پور کو میری جائیداد ہے۔ اس ضامنی میں مکفول کرتا ہوں جب تک اپیل میں مقدمہ فیصل نہ ہوگا اس کو رہن یا بیع نہ کر سکوں گا۔

دوسری طرز: فلاں شخص نے جو ہزار روپیہ کی گیہوں فلاں شخص سے خریدی ہے میں ضامن ہو کر اقرار کرتا ہوں کہ اگر میعاد کے اندر روپیہ ادا نہ کرے گا تو میں اپنے پاس سے دوں گا، کچھ عذر نہ کروں گا۔

حاضر ضامنی: بدہو جو خلف دروغی میں ماخوذ ہوا ہے اور اس سے حاضر ضامنی طلب ہے سو میں اس کا حاضر ضامن ہو کر اقرار کرتا ہوں کہ جب بدہومل کی عدالت میں طلبی ہوگی حاضر کر دوں گا۔ اور اگر حاضر نہ کر سکوں گا تو اس کے عوض خود جواب دہی کروں گا۔

فعل ضامنی: بدہومل جو قمار بازی میں پکڑا گیا ہے میں اس کا ضامن ہو کر اقرار کرتا ہوں کہ آئندہ سے کبھی ایسی ناشائستہ حرکت نہ ہوگی اور اس کی جواب دہی میری ذمے داری ہوگی۔ مرقوم ۳ر جنوری ۱۸۶۲ء

العبد	گواہ شد	گواہ شد
بدہو	فلاں	فلاں

فارغ خطی: میں بڑہا مل ساکن لاہور کا ہوں۔

جو کہ مجھ سے اور بہاری لعل سے بابتہ ٹھیکہ سڑک کے حساب کتاب اور لین دین کا تھا آج میرے اور اس کے بالمواجہ سارا حساب طے ہو کر کچھ میرا اس کے ذمے لینا نکلا ہو اس نے ادا و بیباق کر دیا اب کچھ باقی نہیں رہا اور نہ حساب کتاب میں کچھ اس کا تعلب وتصرف پایا گیا اس واسطے یہ فارغ خطی لکھ دی۔ مرقوم ۳ر جنوری ۱۸۶۳ء

راضی نامہ: میں لال جے ساہوکار لاہور کا ہوں جو کہ میں نے لالہ چہروملہ مدعا علیہ کے نام ۵۰ روپے قرضہ تمسکی تھے آج مدعا علیہ نے کچھ دے کر باقی کا اقرار کر لیا ہے اس واسطے یہ راضی نامہ لکھ دیا کہ سند ہو۔ مرقوم ۲ر جنوری ۱۸۷۲ء

باب چہارم

اس میں وہ کاغذات ہیں جو معاملات دنیاوی میں کار آمد ہوتے ہیں۔

کابین نامہ: یعنی مُہر و کاغذ مسلمانوں میں دستور ہے کہ جب نکاح کرتے ہیں ایک کاغذ مُہر کا عورت کو لکھ کر دیتے ہیں۔ اس کاغذ میں تعداد روپیہ کی درج ہوتی ہے اور اقرار نکاح کا درج ہوتا ہے۔ گویا یہ ایک سند نکاح کی ہے اور عورت اس سند سے نالش کر کے روپیہ لے سکتی ہے۔

اقرار شرعی اور صحیح اپنی صحت اور درستی عقل سے میں یہ اقرار کرتا ہوں کہ میں نصر اللہ بن امین اللہ رہنے والا قصبہ امن آباد کا ہوں۔ مسمات زیب النسأ بنت سعادت خان ساکن قصبہ مذکور کو بعوض مہر دو ہزار روپیہ کے جن کا نصف معجّل اور نصف موّجل ہوتا ہے بموجب رسم شریعت کے اپنے نکاح میں لایا ہوں اور مسمات مذکور کی طرف سے محمد جان وکیل مطلق ہے اس نے روبرو شیخ شبراتی اور نجیب اللہ کے جو گواہ ہیں صحیح اس طور پر دیے کہ مسمات مذکور نے برضا و رغبت خود میرے نکاح میں آنا منظور کیا اس لیے موافق شریعت کے میں نے روبروان دو گواہوں کے اور وکیل مطلق کے ایجاب شرعی کیا اور مسمات مذکور کو اپنے نکاح میں لایا اور یہ کابین نامہ لکھ دیا۔ تحریر بتاریخ یکم جنوری ۱۸۶۳ء مُہر قاضی کی، پیشانی پر اور گواہوں کی گواہی ان کے نیچے لکھنی چاہیے۔

ودیعت نامہ: میں بوٹا ساکن لاہور کا ہوں۔ اقرار شرعی اور صحیح اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ شیخ شبراتی ساکن انارکلی نے چار صندوق اسباب کے بھرے ہوئے جس اسباب کی تفصیل ذیل درج ہے اور پانچ سو روپیہ بطور امانت میرے پاس رکھے ہیں۔ اس اقرار پر کہ جس وقت شیخ شبراتی نقد اور اسباب مذکورہ بالا طلب کرے فوراً بلا تکرار و بے عذر حوالہ کر دوں گا۔ اور اس کے مال کی حفاظت اپنے مقدور بھر بہت کروں گا۔ اور اگر خدانخواستہ کسی طرح کا اس مال میں نقصان میری طرف سے ہو یا میرے تصرف میں اٹھ گیا تو اس کا تاوان بھر دوں گا۔ اس لیے یہ چند کلمے

بطور ودیعت لکھ دیے ہیں کہ بروقت ضرورت کام آئیں۔۴ر جنوری ۱۸۶۳ء

گواہ شد　　　　گواہ شد　　　　گواہ شد

بدھو ولد ساہو　　　　کیما ولد شیخو　　　　نانو ولد جما

بیع نامہ: میں جمنا داس ولد رام داس قوم کھتری رہنے والا لاہور کا ہوں۔ جو ایک حویلی واقع مستی دراوزہ جس کی عمارت پختہ اس تفصیل سے ہے کہ شرق اور جنوب اور شمال کی طرف سے دالان سنگین اور خشتی ہیں جن میں شرقی دالان کی طرف دونوں کوٹھڑیاں مع دو جوڑے چوکھٹ کواڑ اور جنوبی دالان کے بغل میں دونوں طرف کوٹھڑی ایک اکہری اور دوسری کوٹھڑی در کوٹھڑی مع تین جوڑی کواڑ اور شمالی دالان کے قریب ایک باورچی خانہ اور ایک انداز خانہ اور پچھّم کی طرف جائے ضرور مسقّف مع دو جوڑی کواڑ کے جس کے بغل میں ڈیوڑھی مسقّف مع دو جوڑی کواڑ کے ہیں اور ڈیوڑھی کی چھت پر ایک بالا خانہ جس کے چاروں طرف آٹھ در دان معہ آٹھ جوڑی کواڑ ساخت انگریزی اور صحن میں ایک چبوترہ خشتی جس کے چاروں طرف درخت پیپل کے ہیں۔ اس کی حدود اربعہ یہ ہیں:

شرقی: مکان اجودھیا پرشاد بقال

غربی: ملحق پنا لعل حلوائی کے مکان سے

شمالی: ہودمل کی دوکان سے ملحق ہے۔

جنوبی: ہیرا لعل کھتری کے مکان سے ملحق ہے۔

اور یہ حویلی میرے موروثی زر خرید میرے بزرگوں کی ہے اور کئی پشت سے بلا شراکت ہمارے قبضے میں چلی آتی ہے اور اب میں نے برضا و رغبت خود دو ہزار پانسو روپے کے عوض جن کے نصف ایک ہزار اڑھائی سو روپے ہوتے ہیں بدری ناتھ ولد بشن داس ساکن لاہور کے ہاتھ بیچ ڈالی اور کُل روپیہ اس کی قیمت کا خریدار مذکور سے لے کر اپنے قبضے میں لایا۔ یہ بیع کامل ہو چکی۔ میں بایع اپنے ہوش و حواس کی درستی اور عقل کی ثابت میں بغیر کسی کے سکھائے پڑھائے یہ قبالہ بیع نامہ لکھ کر اقرار کرتا ہوں کہ اس بیع کی بات میں مجھ کو یا میرے وارثوں کو خریدار سے یا اس کی اولاد سے کسی طرح کا دعویٰ نہ ہوگا۔ اور اگر کوئی شریک حصہ دار پیدا ہو اور اس مکان میں کچھ اپنا دعویٰ یا جھگڑا نکالے تو اس کی جوابدہی میرے ذمے رہی۔ اس واسطے یہ بیع نامہ لکھ دیا کہ سند رہے اور تین قطعہ پہلے دستاویز کے کہ بزرگوں کے عہد سے میرے پاس چلے آتے ہیں خریدار مذکور کے سپرد کر دیے۔ مرقوم ۵ر جنوری ۱۸۶۳ء

گواہ شد　　　　گواہ شد　　　　گواہ شد　　　　گواہ شد

بابو گوپا پڑوسی　　　　بابو رام جس ہمسایہ　　　　نظام الدین شفیع　　　　خاکروب فلاں

ہبہ نامہ: میں جمنا داس بیٹا رام داس کا قوم سے کھتری رہنے والا امرت سر کا ہوں جو کہ بحالت صحت و ثبات عقل بدون کسی چیز کے برضا ورغبت خود اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ موازی پچاس بیگھ زمین لاخراجی جو اس شہر میں واقع ہے اور مملوکہ مقبوضہ بلا شرکت غیرے میرے ہے اور اب تک وہ میرے قبضہ میں ہے اب وہ تمام زمین مع چار حدوں مذکورہ ذیل اور سب حقوق داخلی و خارجی سمیت لالہ مکھن لعل کو جو وہیں رہتا ہے میں نے ہبہ کر دیا اور بخش دی چنانچہ زمین مذکور کو اپنے قبضے سے چھوڑ کر موہوب الیہ کے سپرد کر دی۔ اگر پھر اس کا دعویٰ کروں تو جھوٹا ہوں اس واسطے یہ چند کلمہ بطریق ہبہ نامہ لکھ دیا ہے کہ سند رہے۔ بتاریخ ۵؍جنوری ۱۸۶۳ء

رہن نامہ: بحالت اصلی صحت کے اور درستی عقل کے اقرار کرتا ہوں کہ میں سردار جودھا سنگھ ولد سردار نونہال سنگھ ساکن اٹاری موازی دو بیگھ زمین جو کہ اس جگہ واقع ہے اور میرے مِلک اور قبضہ میں ہے اور سالانہ آمدنی اس کی دوسو روپیہ ہے ان ایام میں اس زمین کو مع چار حدوں کے اور تمام حقوق داخلی و خارجی کے بعوض ایک ہزار روپے رائج الوقت کے کچھمن ولد نہال سنگھ ساکن لاہور قوم کھتری کے پاس دس برس کی میعاد تک گروی رکھ دی اور یہ روپیہ سب اپنے قبضے میں لے لایا (آیا) ہوں۔ اقرار یہ ہے کہ دس برس تک جو جنس اس زمین میں پیدا ہو اس کا مالک مرتہن ہے اور مرتہن نے یہ بات قبول کی ہے اور زمین پر اپنا قبضہ کر لیا ہے۔ اب مرتہن کو چاہیے کہ جب تک اپنا روپیہ نہ پائے تب تک اس زمین پر مع سب چیزوں کے جو اس میں پیدا ہوتی ہیں اپنا قبضہ رکھے اور اس زمین کی پیداوار پر میرا کچھ دعویٰ نہیں اور اگر میعاد پر اس کے روپے ادا نہ کروں تو وہ ساری زمین مرتہن کی ہو جائے گی۔ پھر مجھ کو کچھ دعویٰ اس زمین کا بھی نہ رہے گا۔ اس واسطے یہ چند باتیں بطریق رہن نامہ کے لکھ دیں کہ حاجب کے وقت کام آئیں۔ تحریر بتاریخ ۱۲؍جنوری ۱۸۶۳ء

تفصیل زمین مرہونہ کی حدود:

شرقی: حد پورب کی ملی ہوئی راہ زمین سے

غربی: حد پچھّم کی ملی ہوئی گوپال کی زمین سے

شمالی: حد اوتر کی ملی ہوئی ارام دہن کی زمین سے

جنوبی: حد دکھن کی ملی ہوئی بوتہ کی زمین سے

اجارہ نامہ: میں شیخ رمضانی ولد شیخ سبحانی رہنے والا لاہور کا ہوں۔ اقرار شرعی اور صحیح کرتا ہوں کہ موضع رام نگر جو علاقہ خراج کا اور ملک اور میرے قبضے میں اور اب تک بغیر شراکت دوسرے کی میرے مالکانہ میں رہا اور مالگذاری اس کی ان ایام میں ایک ہزار روپے ہے ان دونوں میں اس گاؤں کو مع جلکر اور بنکر اور جتنے گھر اس میں

آباد ہیں اور مع تمام حقوق اور مرافق داخلی اور خارجی کے بوٹامل کھتری کو جو وہیں رہتا ہے عوض پانچ سو روپے کے کہ اس قدر روپیہ کھتری مذکورہ کے مجھ پر قرض ہیں دو سال کی میعاد پر اجارہ دیا۔ کھتری مذکور نے بھی یہ بات قبول کی اور اس پر قبض اور دخل کر لیا۔ مناسب ہے کہ بوٹامل تردد آبادی اس گاؤں کا اور تحصیل کا کر کے اس کی آمدنی سے مالگذاری سرکار ادا کرے اور اس قدر روپے بابت خرچ اور گاؤں کی سرانجام کے خرچ کرے اور پھر جو باقی بچے اس کو اپنے قرض میں وضع کرے اور سوائے اس کی آمدنی کے اگر بوٹامل کچھ اور پیدا کرے اس کا ہے۔ میرا اس پر کچھ دعویٰ نہیں۔ وہ حق بوٹامل ہے اور اگر گاؤں کی آمدنی مقرر میں کچھ کمی ہو جائے تو جس قدر کمی ہوگی وہ میں بھر دوں گا۔ اس واسطے یہ کلمہ بطریق اجارہ نامہ کے لکھ دیے ہیں کہ ان کی سند رہے۔ لکھا ہوا کہ ۱۰ جنوری ۱۸۶۳ء

العبد	گواہ شد	گواہ شد
شیخ رمضانی مالگذار	شیخ بسو	نھتو کھتری

کرایہ نامہ یا سرخط: میں لالہ سوداگر ولد لکھی رام ساکن دہلی کا ہوں۔ جو میں نے ایک حویلی مملوکہ مقبوضہ شیخ شبراتی واقع لاہوری دروازہ پانچ سو مہینہ پر اپنے رہنے کے واسطے کرایہ پر لی ہے۔ اقرار کرتا ہوں کہ کرایہ مقررہ ماہ بہ ماہ مالک مذکور کو دیتا رہوں گا۔ اور مکان کی شکست و مرمت کے سوا اور جتنے خرچ آراستگی اور آرائش مکان اور چوکیداری وغیرہ کے ہیں سب میرے ذمے ہیں اور جس وقت مالک مکان کو اپنا مکان خالی کرانا منظور ہوا ایک ماہ پہلے مجھے خبر کر دے۔ مدت مذکورہ کے اندر خالی کر دوں گا۔ اور اگر میں کرایہ ماہ بہ ماہ نہ دوں یا کچھ اور تکلیف مالک مکان کو ہو تو اس کو اختیار ہے جب چاہے مکان خالی کرا لے۔ المرقوم یکم جنوری ۱۸۶۳ء

اور اگر عمدہ یا رئیس کی طرف سے سرخط لکھنا چاہیے:

باعثِ تحریر آنکہ

چونکہ ایک مکان مملوکہ بدہو واقع لاہوری دروازہ دس روپے کرایہ ماہواری کو ہم نے لیا ہے۔ اقرار کرتے ہیں کہ کرایہ مقررہ ماہ بہ ماہ دے جاویں گے اور جب مالک اپنا مکان خالی کرایا (کرانا) چاہے گا تو ایک مہینے کی مہلت سے کر دیں گے۔ اس واسطے یہ سرخط لکھ دیا ہے کہ سند ہو۔ ۳/ جنوری ۱۸۶۳ء

العبد	گواہ شد	گواہ شد
دستخط راقم	برکت رائے مہاجن	دھونگل سنگھ کھتری

تمسک: من کہ راجا رام ولد دولت رام کھتری ساکن فیروز پور کا ہوں۔ جو میں آٹھ سو روپے سکہ رائج الوقت جن کا نصف چار سو روپے ہوتے ہیں لالہ موتی رام ساہوکار سے ایک روپیہ فیصدی سود پر قرض لے کر اپنے

خرچ میں لایا ہوں۔ اقرار کرتا ہوں کہ یہ سب روپیہ مع سود روپیہ سینکڑہ کے حساب سے ایک برس میں خواہ بطور قسطوں کے یا یک مشت ادا کردوں گا۔ اس میں کچھ عذر وحیلہ نہ کروں گا۔ اس واسطے یہ تمسک لکھ دیا کہ سند رہے۔
۷؍جنوری ۱۸۶۳ء

العبد	گواہ شد	گواہ شد
راجارام	دونی رام بزاز	بھگت رام بزاز

وقف نامہ: میں غلام حسین ولد نظام علی ساکن راولپنڈی اقرار کرتا ہوں کہ موازی ۵ بیگھ زمین لاخراجی جو میری موروثی بلاشرکت غیرے ہے اور اب تک میرے قبضے اور تصرف میں چلی آتی ہے اس میں سے ایک سرائے پختہ اور ایک تالاب پختہ بنانے کو دو بیگھ علیحدہ کر کے جو پانچ سے بچے سو وہ اس مکان کے خرچ کے واسطے میں نے وقف کر دی اور احمد خان کو جو اس قصبے کا رہنے والا ہے اور آدمی معتبر ہے متولی اس مکان کا کیا تا کہ مسافروں کو آرام ملے اور بلا ادائے کرایہ کے اس سرائے میں جس کا جی چاہے اترا کرے اور متولی مذکور اس زمین کی پیداوار کو اپنے تصرف میں لاوے اور خبرگیری اس مکان کی رکھے۔ اس واسطے یہ چند کلمے بطریق وقف نامہ کے لکھ دیے کہ سند ہو۔
تحریر بتاریخ ۱۰؍جنوری ۱۸۶۳ء

پٹہ قول قرار: پٹہ کالو ولد سجانا کاشتکار کامونکے

سلطان خان نمبردار موضع کامونکے پرگنہ شیخوپورہ ضلع گوجرانوالہ کی طرف سے یہ ہے کہ ۵ بیگھ زمین مزروعہ نمبر ۳۳ واقع موضع کامونکے حسب درخواست کالو مذکور کے بیس روپے سالانہ پر ۵ برس کاشکاری میں دی۔ اقرار یہ ٹھہرا ہے کہ نصف روپیہ فصل خریف اور نصف ربیع میں مجھ کو دیتا رہے اور اگر اس قول اقرار کو توڑے تو ڈپٹی کمشنر صاحب کی کچہری میں نالش کر کے بیچ کا روپیہ اس سے وصول کرلوں گا۔ اور پھر چاہوں تو اسے بے دخل کر دوں اس واسطے یہ پٹہ لکھ دیا کہ وقت پر کام آئے۔ مرقوم ۱۰؍جنوری ۱۸۶۳ء

قبولیت: میں کالو ولد سجانا ساکن موضع کامونکے پرگنہ شیخوپورہ کا ہوں جو میں نے ۵ بیگھ زمین مزروعہ نمبر ۳۳ واقع موضع شیخوپورہ ضلع گوجرانوالہ سلطان خان نمبردار مذکور سے اپنی کاشت میں لی اور اقرار یہ کیا کہ بیچ کا روپیہ نصف فصل خریف اور نصف فصل ربیع میں ادا کرتا رہوں گا اور جو ایسا نہ کروں تو نمبردار سرسری میں نالش کر کے لے لے۔ اور اس وقت اگر چاہے تو اپنی زمین سے مجھ کو بے دخل کر دے۔ اس واسطے یہ قبولیت لکھ دی کہ سند رہے اور وقت پر کام آوے۔ ۱۰؍جنوری ۱۸۶۳ء

رسید: میں بدھو ولد مادھو پرشاد ساکن بھاٹی دروازہ لاہور کا ہوں جو ہزار روپیہ بابت فروخت اناج کے

ہیرالعل کھتری کے ذمے میرے لینے تھے سو آج اس سے مجھ کو وصول ہو گئے ہیں کچھ باقی نہ رہا۔ مجھ کو اب اس سے کسی طرح کا دعویٰ نہ ہوگا۔ اس واسطے یہ رسید لکھ دی کہ سند ہو اور وقت کے کام آوے۔ ۱۰ر جنوری ۱۸۶۳ء

باعث تحریر آنکہ

اس قدر روپیہ بابت فلانے بابت کے فلانے شخص سے آج کے روز میں نے وصول پایا۔ دام دام وصول ہو گیا۔ کچھ باقی نہ رہا اس واسطے یہ رسید لکھ دی کہ سند ہو۔ بتاریخ فلاں سن فلاں

وصیت نامہ: من کہ فلاں ابن فلاں قوم فلاں ہوں

جو کہ مدت سے بیمار ہوں اور زندگی کا کچھ بھروسا نہیں اس لیے اپنی آمدنی اور جائیداد کا اپنی حین حیات میں بندوبست اس طور سے کرتا ہوں کہ پہلے میری جائیدار سے میرا قرضہ ادا کیا جائے بعد ازاں اس قدر فلانے شخص کو اور اس قدر فلانے کو اور اس قدر خیرات میں دینا چاہیے۔

(اس طرح پر جس طرح کا انتظام اس کو پسند ہو وہ لکھ سکتا ہے۔)

فقط۔ تمت تمام شد

حواشی

باب اوّل

۱۔ متن میں اس جگہ فصل اول کتابت نہیں ہوئی۔ سہو کاتب ہے۔ چند سطور بعد باب اول فصل اول ہی سے شروع ہوتا ہے۔ جس کے اندراجات کو ملحوظ رکھتے ہوئے قیاساً یہ عبارت دے دی گئی ہے۔

۲۔ اضافہ مدوّن

۳۔ ایضاً

۴۔ ایضاً

۵۔ کذا

املائی تبدیلیاں:

انشای (انشائے)، برای (برائے)، فایدہ (فائدہ)، فرمایش (فرمائش)، سلطانے (سلطانی)، لکہنا (لکھنا)، مین (میں)، ہی (ہے)، سکہلانے (سکھلانے)، تہے (تھی)، دائرکٹر (ڈائریکٹر)، انسرکشن (انسٹرکشن)، یہہ (یہ)، باسانے (بآسانی)، رکہا (رکھا)، ہین (ہیں)، کوی (کوئی)، کسے (کسی)، کئے (کئی)، وونکا (ان کا)، نانے (نانی)، پہوپہی (پھوپھی)، ممانے (ممانی)، مامون (ماموں)، بہائی (بھائی)، بہین (بہن)، ادائی (ادائے)، ہوی (ہوئی)، تہا (تھا)، اچہی (اچھی)، اوستادون (استادوں)، دہانے (دہانی)، ہین (ہیں)، فرمانوین (فرمائیں)، مہینی (مہینے)، کچہہ (کچھ)، بہی (بھی)، سنّنی (سننے)، ایا (آیا)، پڑہنی (پڑھنے)، چہپ (چھپ)، آوین (آئیں)، لاوین (لائیں)، ابہی (ابھی)، تسلے (تسلی)، بروقت (بوقت)، سیکہہ (سیکھ)، یوے (لے)، لایق (لائق)، بہتیجا (بھتیجا)، چھوٹا (چھوٹا)، چھوٹی (چھوٹی)، دعای (دعائے)، ہوے (ہوئے)، یہان (یہاں)، سکہنی (سیکھنی)، چاہئی (چاہیے)، سمجہہ (سمجھ)، اوایل (اوائل)، پرہنا (پڑھنا)، کہلی (کھلے)، بڑہے (بڑھے)، پیچہی (پیچھے)، لئیق (لائق)، سارٹیفکٹ (سرٹیفیکیٹ)، پڑہ (پڑھ)، لین (لی)، ہنڈوی (ہنڈی)، بہیجو (بھیجو)، گہر (گھر)، دہوان (دھواں)، گہوری (گھوڑی)، گای (گائے)، باندہنے (باندھنے)، اوٹہاویں (اُٹھائیں)، کبہی (کبھی)، اٹہہ (آٹھ)، تہان (تھان)، چہوٹہہ (جھوٹ)، نی (نے)، چھونٹہہ (جھوٹ)، گہونٹ (گھونٹ)، کہانی

(کھانے)،منشے (منشی)،چھٹی (چٹھی)، پڑہ (پڑھ)،سھائی (سہائے)۔

ملا کر لکھے گئے الفاظ:

جسسے (جس سے)،نہوئی (نہ ہوئی)،اسلیئی (اس لیے)،اوسکا (اس کا)،اسمین (اس میں)،اپسمین (آپس میں)،اسطرحکے (اس طرح کے)،کیطرف (کی طرف)،خوردونکی (خوردوں کے)،عرضیونکے (عرضیوں کے)، دنیادارونکے (دنیاداروں کے)،اسمقام (اس مقام)، بزرگونکے (بزرگوں کے)،اسجگہہ (اس جگہ)،انکو (ان کو)، ایکطرحکی (ایک طرح کی)، انشاؤنکا (انشاؤں کا)، بہایصاحب (بھائی صاحب)، لیجانیکے (لے جانے کے)، پہونچینگی (پہنچیں گے)، ہمکو (ہم کو)،سرکاریسی (سرکاری سے)،جنسے (جن سے)،فرماوینگے (فرمائیں گے)، وہانکی (وہاں کے)،تمکو (تم کو)، بتلاوینگی (بتلائیں گے)،وہانکی (وہاں کی)،مزاجکا (مزاج کا)،کسطرح (کس طرح)، جسدن (جس دن)،لیگی (لے گئی)، آپکو (آپ کو)، اونگی (آؤں گی)، ابتک (اب تک)، کرنیکی (کرنے کی)، یہانپر (یہاں پر)، کیواسطی (کے واسطے)،کرنیکی (کرنے کی)،طویلعمرہ (طویل عمرہ)،کیطرف (کی طرف)، جاندرازی (جاں درازی)، ابدیکی (ابدی کے)، ماسٹرونسی (ماسٹروں سے)، ہمنی (ہم نے)، سبکو (سب کو)،اونسے (ان سے)، اچہیطرح (اچھی طرح)،قصہجات (قصہ جات)،اوسدن (اس دن)، باتونکا (باتوں کا)، جہانتک (جہاں تک)،لیدون (لے دوں)،اوسبوقت (اس وقت)،تمہاریواسطی (تمہارے واسطے)، لکہکر (لکھ کر)، دیکہکر (دیکھ کر)،جسوقت (جس وقت)، ایسطر (اس طرح)، مکانمین (مکان میں)، واضحرای (واضح رائے)،دلمین (دل میں)، تیاریمین (تیاری میں)،اسقوم (اس قوم)، پڑہنگی (پڑھیں گے)۔

باب دوم

املائی تبدیلیاں:

کہنچ (کھینچ)،آدہے (آدھے)، جاگہہ (جگہ)،لکہنا (لکھنا)، ملایم (ملائم)،دونو (دونوں)، پڑہا (پڑھا)، سرسرے (سرسری)، گذرانتا (گزارتا)،تغمہ (تمغہ)،سوائی (سوائے)،عرایض (عرائض)،تہانہ (تھانہ)،لٹہ (لٹھ)، گالےگلوچہ (گالی گلوچ)، گہایل (گھائل)،سیکٹرون (سینکڑوں)، لاٹہی (لاٹھی)،مونڈہی (مونڈھے)، فلان (فلاں)، مسمے (مسمی)، گائی (گائے)،کری (کی)، تہی (تھی)، بیگہہ (بیگھ)، تہا (تھا)، پہر (پھر)، تنک (تنگ)۔

ملا کر لکھے گئے الفاظ:

لکہکر (لکھ کر)، ہریسنگہ (ہری سنگھ)، مینسے (میں سے)، سونیکا (سونے کا)، فصلربیع (فصل ربیع)، کیجاوے (کی جائے)،مجہسی (مجھ سے)، پانچروپیہ (پانچ روپیہ)، بدمعاملیکے (بد معاملے کے)، اوسیدن (اسی

دن)، دیجاوے (دی جائے)، پانسو (پانچ سو)، ساکنموضع (ساکن موضع)، لیکر (لے کر)، گانوںمین (گاؤں میں)، آجکے (آج کی)۔

باب سوم

املائی تبدیلیاں:

سیوم (سوم)، پہر (پھر)، چھوڈ (چھوڑ)، پاوے (پائے)، سنکر (شنکر)، لازم (لازم)، لکہنی (لکھنے)، نہین (نہیں)، تہا کر (ٹھاکر)، دایر (دائر)، اشتہار (اشتہار)، کوٹ (کورٹ)، حلوای (حلوائی)، بیچ (بیچ)، زمانت (ضمانت)، دالنی (ڈالنے)، گرو (گروی)، ٹہیکہ (ٹھیکہ)، رکہنی (رکھنے)، آیندہ (آئندہ)، ہون (ہوں)۔

ملا کر لکھے گئے الفاظ:

دفترونکی (دفتروں کے)، پروانجات (پروانہ جات)، اسجگہ (اس جگہ)، کسکی (کس کی)، ڈگریمین (ڈگری میں)، تمکو (تم کو)، آویگی (آئے گی)، اطلاعنامہ (اطلاع نامہ)، مالضامنی (مال ضامنی)، نہو (نہ ہو)، فارغخطی (فارغ خطی)، مجہسے (مجھ سے)، لکہدے (لکھ دے)، مجہپر (مجھ پر)۔

باب چہارم

املائی تبدیلیاں:

چھارم (چہارم)، گواہے (گواہی)، بہرے (بھرے)، رکہے (رکھے)، جوکہٹ (چوکھٹ)، کوٹہڑ یاں (کوٹھڑیاں)، مکہن (مکھن)، کوٹہڑی (کوٹھڑی)، چہت (چھت)، اٹہہ (آٹھ)، سکہائی (سکھائے)، پڑہاے (پڑھائے)، شہر (شہر)، جہوٹہا (جھوٹا)، دکہن (دکھن)، پچہم (پچھّم)، بہر (بھر)، گانو (گاؤں)، گہر (گھر)، کہترے (کھتری)، لکہی (لکھی)، پہلی (پہلے)، مجہے (مجھے)، اوترا (اترا)، رایج (رائج)، ٹہرا (ٹھہرا)، فلانی (فلانے)، بہاٹی (بھاٹی)، اوٹہہ (اٹھ)، جہگڑا (جھگڑا)، بہروسا (بھروسہ)۔

ملا کر لکھے گئے الفاظ:

گواہونکی (گواہوں کی)، لکہدیا (لکھ دیا)، بیعنامہ (بیع نامہ)، کسیطرح (کسی طرح)، جائیضرور (جائے ضرور)، ایکہزار (ایک ہزار)، ابتک (اب تک)، اسبات (اس بات)، بخشدی (بخش دی)، جنمین (جن میں)، دونومین (دونوں میں)، سرسریمین (سرسری میں)، ندون (نہ دوں)، فصلخریف (فصل خریف)، اوسسے (اس سے)، بیدخل (بے دخل)، ساکنموضع (ساکن موضع)، اسواسطی (اس واسطے)، لکہدی (لکھ دی)، آجکی (آج کے)، اسطور (اس طور)، اسطرح (اس طرح)، جسطرحکا (جس طرح کا)، اوسکو (اس کو)۔

❋❋❋